Rampur State Gazette.

اسٹیٹ گزٹ رامپور

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۶ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۴۲ء

حصہ اول

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

۱	عطائے اجازت نکاسی بصورت خاص دو ہزار بوریاں جو اور اسے آڑ تھیاں منڈی گنج رامپور۔	۲
۲	منظوری تبدیلی لفٹنٹ ہادی علی خاں از ٹریننگ کمپنی بہ سکنڈ رامپور مرتضیٰ انفنٹری	۳
۳	منظوری ترقی کیڈٹ سید عنایت علی بہ رینک سکنڈ لفٹنٹ	〃
۴	تقریر اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم بہ دربار خاص منعقدہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۲ء	۳ تا ۴

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ

۱	منظوری تجویز صیغہ پولیس بسلسلۂ اصلاح شعبہ پراسیکیوٹنگ	۸ و ۹

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

احکام اجلاس ہمایون اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم :- واقع ۱۷ر جنوری ۱۹۴۲ء

بموجب رپورٹ دو ہزار بوری جوار کی نکاسی کی بصورت خاص اجازت دیجاتی ہے۔ کاغذات عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض میرساند

جناب عالی

قبل ازیں جو آرڈیننس امتناع برآمد غلہ ریاست رامپور ۱۹۴۱ء بحکم اجلاس ہمایوں مصدرہ ۱۰ر نومبر ۱۹۴۱ء نافذ فرمایا گیا ہے۔ اس میں گندم۔ مکا باجرہ اور جوار کو حدود ریاست رامپور سے باہر لیجانا یا باہر لیجانے کا اقدام کرنا ممنوع اور جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں عالی مرتبت صاحب منسٹر بہادر صدر کمیٹی نگران قیمت اشیاء کا معروضہ ہے کہ مسٹن گنج کے آڑھتیان دوکانداران نزول نے درخواست دی تھی کہ جوار کی برآمد ممنوع ہوتے سے اون کے کاروبار پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ چنانچہ موقع پر تحقیقات سے واقعہ صحیح ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ رامپور میں ابھی تک مکا۔ باجرہ اور گیہوں کے مقابلہ میں لوگ جوار نہیں کھاتے۔ جوار کی مانگ زیادہ ضلع مرادآباد اور دیگر مقامات میں ہے۔ اسکے علاوہ جوار ہی ایسا غلہ ہے جو دو تین ماہ سے زائد اسٹاک میں رہنے پر خراب ہو جاتا ہے۔ اور یہی ایسا زمانہ ہے جسمیں اسکی نکاسی ہو سکتی ہے۔ اب تقریباً سولہ سو ۱۶۰۰ من گیہوں کا اسٹاک باہر سے منگایا گیا ہے۔ ان حالات میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دو ہزار بوری جوار کی نکاسی کی اجازت مرحمت فرمائی جائے یہ نکاسی صرف آڑھتیان گنج تک محدود ہوگی۔ اور اسکا انتظام تحصیلدار صاحب حضور تحصیل کرینگے۔ صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر کو بھی اس سے اتفاق ہے۔ لہذا ترجیحاً مستدعی ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے بصورت خاص دو ہزار بوری جوار کی نکاسی کی اجازت کا حکم حسب معروضہ بالا شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب۔

دولت و اقبال جاوید باد۔

تحریر ۱۶ر دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
معروضہ ۱۶ر جنوری ۱۹۴۲ء

مرسلہ شرف صدور سے حسب منشاء حکم ہمایوں احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو

۲۰ر جنوری ۱۹۴۲ء

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

ARMY ORDER

BY

GENERAL HIS HIGHNESS THE NAWAB OF RAMPUR.

Dated 19th January 1942.

It is hereby ordered that all State and Indian Officers of Our Regular Army and Personal Staff must possess a Bicycle for their use. The Hon'ble Military Secretary will be responsible for the Officers of the Regular Army and the Assistant Military Secretary for the Personal Staff that all the Officers are in possession of Bicycles within a week. In the event of the Officers having any difficulty in purchasing the Bicycles individually owing to the lack of funds or the scarcity of the bicycles in the local market the Hon'ble Military Secretary and the Assistant Military Secretary in consultation with the Hon'ble Finance Minister will arrange the advance of loans or procure Bicycles by placing a bulk order.

The amount advanced will be adjusted by deductions from the respective salaries of the Officers by instalments.

Sd/-

Nawab of Rampur

Original to be kept in Army Head Quarters,

Copies to:—

1. Hon'ble Chief Minister,
2. Hon'ble Finance Minister,
3. Hon'ble Military Secretary,
4. Private Secretary,
5. Assistant Military Secretary,
6. Ijlas-i-Humayun for record, and
7. State Press for publication in the State Gazette.

حکم :- واقع ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء

بموجب رپورٹ لفٹنٹ ہادی علیخاں کو ٹریننگ کمپنی سے سکنڈ رامپور مرتضی انفنٹری میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ آر سی آرڈر جاری کیا جائے۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض — میرساند

جناب عالی

بحکم اجلاس ہمایوں مصدورہ ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء لفٹنٹ ہادی علیخاں صاحب سکنڈ رامپور مرتضی انفنٹری کو بوجہ کمی افسران رامپور ٹریننگ کمپنی میں اٹیچ کئے جانے کی منظوری صادر ہوئی تھی۔ اب صاحب آفیسر کمانڈنگ ٹریننگ بٹالین کی رپورٹ ہے کہ بحکم اجلاس ہمایوں مصدورہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء جو بحیثیت کیڈٹ بعطائے رینک سکنڈ لفٹنٹ ٹریننگ کمپنی میں تبدیل و تعینات ہوئے ہیں۔ لہذا لفٹنٹ ہادی علیخاں صاحب کی اب ٹریننگ کمپنی میں ضرورت نہیں ہے۔ بنابریں ترتیبواً مستدعی ہے کہ لفٹنٹ ہادی علی خاں صاحب کو ٹریننگ کمپنی سے سکنڈ رامپور مرتضی انفنٹری کو واپس کئے جانے کی منظوری پیشگاہ ہمایوں سے شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال جاوید باد۔

عرضی ترتیبواہ دستخط عالیجناب صاحب ملٹری سکریٹری بہادر معروضہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء

حکم :- واقع ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء

بموجب رپورٹ کیڈٹ سید عنایت علی کو سکنڈ لفٹنٹ رینک پر ترقی دی جانا منظور رہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ آر سی آرڈر جاری کیا جائے۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض — میرساند

جناب عالی

کیڈٹ سید عنایت علی صاحب ٹریننگ ختم کر کے ہوئے واپس آ گئے ہیں۔ ترتیبواہ مستدعی ہے کہ کیڈٹ سید عنایت علی صاحب کو ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء سے سکنڈ لفٹنٹ رینک پر ترقی عطا فرمائی جائے۔

چونکہ ٹریننگ کمپنی میں اس وقت آفیسران کی تعداد کافی ہے۔ لہذا کیڈٹ سید عنایت علی صاحب رامپور ٹریننگ کمپنی میں صرف کام کے لئے اٹیچ کئے جائیں گے لیکن تنخواہ بدستور سکنڈ رامپور مرتضی انفنٹری کے بجٹ سے پائیں گے۔ ترتیبواہ مستدعی ہے کہ حکم منظوری پیشگاہ ہمایوں سے شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال جاوید باد۔

عرضی ترتیبواہ دستخط عالیجناب صاحب بہادر ملٹری سکریٹری بہادر معروضہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء

تقریر اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم بہ دربار خاص

(منعقدہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء)

حضرات

مصر اور لیبیا کے سفر سے واپسی پر میری عزیز رعایا کے ہر طبقے اور جماعت نے جس انتہائی جوش سے میرا استقبال کیا اور ان کی محبت اور عقیدت کا جو سماں میری آنکھوں نے دیکھا اس کا میرے دل پر نہایت گہرا اثر رہے گا۔ میں سرکاری گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اس استقبال پر اپنی خوشنودی کا اظہار کر چکا ہوں مگر میرا دل چاہتا تھا کہ اپنی رعایا کے چنے ہوئے افراد کو اپنے پاس بلا کر ان سے کہوں کہ ان کی وفاداری اور عقیدت سے میں بہت خوش ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی لڑائی کے جس میدان سے میں واپس آیا ہوں وہاں کے حالات انہیں سناؤں۔

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے میں بہت دنوں سے چاہ رہا تھا کہ میدان جنگ میں جا کر لڑائی میں حصہ لوں اور اپنی فوج سے جا ملوں۔ بہت انتظار کے بعد مجھے کچھ دن لڑائی کے میدان میں گذارنے اور اپنی فوج کو دیکھنے کا موقع ملا۔ میں ایک معمولی فوجی جہاز میں سمندر کے راستے مصر کو روانہ ہوا۔ انگریزی بیڑے نے اس تمام سمندر کی ایسی حفاظت کر رکھی ہے کہ یہ سارا سفر بلا کسی خطرے کے طے ہو گیا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ہندوستان سے ہزاروں لاکھوں سپاہی اب تک لڑائی کے میدان میں جا چکے ہیں لیکن دشمن اس سمندری راستے میں ان میں سے کسی ایک کا بھی بال بیکا نہ کر سکا ہے۔ شاہی بیڑا کئی دن خاموشی سے اس راستے کی جس طرح حفاظت کرتا رہتا ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

میرا دل چاہتا تھا کہ جہاز پر دوسرے افسروں کی طرح میں بھی کوئی منصبی کام کروں۔ چنانچہ اس جہاز میں سفر کرنے والے فوجیوں کے آرام و آسائش کی دیکھ بھال میں نے اصرار کر کے اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اس کام کے دوران میں ایک طرف تو میں ان فوجیوں کی کچھ خدمت کر سکا اور دوسری طرف مجھے یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ فوجی جہازوں پر سپاہیوں کے رہنے سہنے کھانے پینے اور دیکھ بھال کا کیسا انتظام ہوتا ہے۔ یہ فوج بھی جہاز پر اسی طرح سفر کر رہی تھی جس طرح ہماری فرسٹ انفنٹری ان سے پہلے جا چکی تھی یا جس طرح ہمارے جوان آئندہ جائیں گے۔ جہاز کے انتظامات کو میں نے بہت ہی پسند کیا تمام جوان بہت آرام سے تھے فوج اور جہاز کے افسر جوانوں کے آرام کی بہت توجہ سے خود دیکھ بھال کرتے تھے انہیں سمندر پر گھر سے دور جیسا اچھا کھانا مل رہا تھا وہ بہت قابل تعریف تھا۔

افریقہ میں گورنمنٹ نے مجھے اپنا مہمان رکھا اور اس بات کا بہت اچھا انتظام کیا کہ میں لڑائی کا ہر پہلو دیکھ سکوں جنرل سر کلاڈ اوکنلیک سے لیکر ہر افسر اور ہر فوجی نے بڑے تپاک سے میرا خیر مقدم کیا۔ شاہی سمندری بیڑے نے میرے ساتھ اپنے مشہور اخلاق اور مہمان نوازی کا ثبوت دیا۔ اور اس کے کمال اور قابلیت کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا۔

شاہی ہوائی بیڑے کا کام دیکھنے کے بعد مجھے بہت سے موقعے میں نے بکتر بند فوج کا بھی معائنہ کیا۔ اور ایک بالکل نئی وضع کی ٹینک میں خود سفر بھی کیا۔ سب سے اہم بات جس کو دیکھ کر مجھے بے حد اطمینان ہوا یہ ہے کہ سمندری بیڑا، ہوائی جہاز اور فوج تینوں اس جنگ میں مل جل کر کام کر رہے ہیں۔ رسد رسانی کا انتظام اتنا عمدہ ہے کہ افریقہ کے ریگستان میں خندقوں کے اندر بھی ایسا ہی عمدہ کھانا ملتا رہا۔ جیسا کہ میں یہاں کھاتا ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اس میدان جنگ میں سمندر خشکی اور ہوا تینوں میں برطانیہ کی طاقت بہت زبردست ہے اس میں شبہ نہیں کہ شاہی ہوائی بیڑے کو ہوا میں برتری حاصل ہو گئی ہے۔ ایک ہفتہ میں تین سو پچاس میل جرمنوں کا پیچھے ہٹ جانا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ ہماری خشکی کی فوج کی طاقت بڑھی ہوئی ہے اور رسد رسانی کا ایسا اچھا انتظام جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کبھی ممکن نہ ہوتا اگر شاہی سمندری بیڑا سمندر کے راستوں کو سامان رسد لانے کے لئے دشمن سے محفوظ نہ رکھتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جرمن ٹینک کی لڑائی میں ہوشیار ہیں۔ جس کا شروع شروع میں انہوں نے پورا فائدہ اٹھایا۔ لیکن ہماری بکتر بند فوج نے اب انہیں پا لیا ہے اور انکی ٹینک والی فوج کا کچھ بچا کھچا حصہ وہاں باقی رہ گیا ہے میں یقین دلاتا ہوں کہ لیبیا میں جرمن فوج بہت بری طرح پٹی ہے اور ہماری تازہ فتوحات کی بدولت مصر اور دوسرے اسلامی ملک خطرہ سے محفوظ ہو گئے ہیں۔

ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے میدان جنگ میں اپنے ملکی سپاہیوں کی جوانمردی دیکھ کر اور ان کے جنگی کارنامے ہر جگہ تعریف سن کر مجھے بڑا فخر ہوا۔ لیبیا کی تازہ فتوحات میں ہندوستانی سپاہیوں نے اپنے انگریزی ساتھیوں کے ہمراہ بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ اگرچہ ہندوستانی سپاہی ابھی مشینوں کی لڑائی میں نئے ہیں لیکن میرا دل یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ انہوں نے اس مہم میں اپنی لیاقت کا بڑا اچھا ثبوت دیا۔ اور سب ماننے لگے کہ اگرچہ جرمن فوج نئی مشینوں کی لڑائی میں ماہر سمجھی جاتی ہے لیکن ہندوستانی فوج اگر پورے سامان جنگ سے لیس ہو اور اسے مکمل فوجی تعلیم دی جائے تو وہ جرمن فوج کے مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر ثابت ہوتی ہے ہندوستانی سپاہیوں نے اس خیال کی دھجیاں اڑا دی ہیں کہ جرمنوں کو کوئی نہیں جیت سکتا اور اٹلی والوں کو تو ہندوستانی اپنا جوڑ ہی نہیں سمجھتے۔

مصر پہنچ کر میں جلد ہی مغربی ریگستان میں اپنی ریاستی فوج سے ملنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ میں نے انہیں اس بات سے بہت خوش پایا کہ ان کو اب میدان جنگ میں کام کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ مجھے یہ بتانے کو الفاظ نہیں ملتے کہ ان میں رامپور سے جانے کے بعد کتنی تبدیلی ہو گئی ہے۔

آپ میں سے بہت لوگوں کے عزیز اور دوست ریاستی فوج میں ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ بھی ان عزیزوں اور دوستوں کو اب دیکھیں تو پہچان نہ سکیں گے کیونکہ انکی تندرستی چال پھرت اور شان میں زمین آسمان کا فرق ہو گیا ہے۔ جب میری چوڑی چھاتی کے چاق چوبند ہنس مکھ جوانوں نے جوش اور خوشی کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا تو مجھے پہلی نظر میں یقین نہ آیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں کچھ دن پہلے میں نے رامپور کے اسٹیشن پر خدا حافظ کہا تھا۔ وہ سب اپنے کام پر ڈٹے ہوئے تھے اور دشمن سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے بے چین نظر آتے تھے۔ مغربی صحرا میں ریت اور بارش کے طوفان اٹھ رہے تھے گرد

اس حال میں بھی کمی تھی میں نے ان کے ساتھ خندقوں میں پانچ دن انہیں کی طرح گذارے اور واپس لا کے محاذ کی ہر اُس چوکی کو دیکھا جہاں وہ کام پر لگے ہوئے تھے انہوں نے اپنی خندقوں میں میری بڑی پُر تکلف دعوت کی اور مجھے رامپور کی مشہور چاربیتیں سنائیں۔ سب نے اچھے کھانے کی جو انہیں مل رہا تھا تعریف کی۔ میں خود بھی اکثر اُن کے ساتھ کھانے میں شریک ہوا ہوں۔ اس لئے مجھے اُن کی اس تعریف کا پورا یقین ہے۔ انہیں ہر قسم کا ہندوستانی کھانا کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔ اگر میں نے خود دیکھا یا کھایا نہ ہوتا تو میں کبھی یقین نہ کرتا کہ ریگستان میں سیکڑوں میل دور ایسا کھانا مل سکتا ہے۔ ان سپاہیوں کو تمباکو۔ بیڑی۔ سگریٹ اور خشک پھلوں کے تحفے رامپور سے برابر پہنچ رہے ہیں اور آپ میں سے اکثر نے اُن کے بھیجنے میں حصہ لیا ہے میرے سامنے ان سپاہیوں نے آپ کے تحفوں کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اور وہ اس بات سے خوش ہیں کہ اُن کے ہم وطن دوست اُنہیں بھولے نہیں ہیں مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ان کی اس احسانمندی کو دیکھ لیتے تو آپکی ہمہ تن کوشش یہی ہوتی کہ آئندہ یہ سامان زیادہ سے زیادہ مقدار میں اُنہیں بھیجا جائے۔ ہز ہائنس نے ان فوجوں کو تحفے بھیجنے کیلئے جو فنڈ کھولا ہے مجھے امید ہے کہ آپ سب اس میں مقدور بھر حصہ لیں گے۔

ہماری فوج اس مہم میں بڑی خدمت انجام دے رہی ہے اور اتنی دلچسپی سے کام کر رہی ہے کہ جب میں چلتے وقت اُن سے کہا کہ خدا کرے کہ تم جلد وطن واپس آ جاؤ تو اُن سبھی نے ایک آواز ہو کر جواب دیا کہ ہم اس وقت تک رامپور واپس نہیں جانا چاہتے جب تک لڑائی جیت کر رامپور کا نام روشن نہ کر دیں۔

مجھے یہ دیکھکر بہت خوشی ہوئی کہ فرسٹ انفنٹری کے افسروں سپاہیوں کے دل میں کرنل اقبال کی محبت اور اطاعت کا جذبہ ہے اور کرنل اقبال نے بھی انکی بہبودی اور خیرخواہی سے سپاہیوں کے دل موہ لئے ہیں۔

میں نے میدان جنگ میں اپنے سپاہیوں سے کہا کہ وہ افسران کے ذریعہ اپنی تمام دشواریوں اور تکلیفوں کو میرے سامنے پیش کریں انھوں نے جو کچھ کہا اس کا میں نے بذات خود انتظام کر دیا ہے انھوں نے جن تکلیفوں کا اظہار کیا ان میں سے کسی کا بھی تعلق میدان جنگ کے حالات سے نہ تھا۔ ان کو جو کچھ فکر ہے وہ اپنے گھروں کی ہے۔ میں نے انہیں اطمینان دلا دیا ہے کہ ہم سب انکے گھربار کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ ان لوگوں کو وطن سے ہزاروں میل دور لڑائی کے میدان میں بھی صرف اپنے گھروں کا خیال ہے۔ جسکی حفاظت کے لئے وہ لڑ رہے ہیں۔ اگر آپ اُن کے اس جذبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تو میری طرح آپ بھی دل میں ٹھان لیتے کہ اس لڑائی کو جیتنے کے لئے جان مال کی بازی لگا دیں گے۔

آپ سب جانتے ہیں کہ خطرہ ہمارے گھروں کے قریب آ گیا ہے اور لڑائی کے کالے بادل اُمنڈ رہے ہیں۔ جس سے ہمارے گھربار۔ بال بچوں اور پیارے وطن کی بربادی کا ڈر ہے۔ میں نے میدان جنگ میں جو کچھ دیکھا ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ ہماری حکومت تو ایک طرف۔ خود ہندوستان اب ہر طرح سے ساتھ ان خطروں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہے۔ ہمیں

اس لڑائی میں بہت کچھ کرنا ہے اور اگر ہم سب مل جل کر کوشش کریں اور کسی قربانی سے جی نہ چرائیں تو تنہا ہمارا یہ ہندوستان اُن قوتوں کا خاتمہ کر سکتا ہے جو ہمارے مقابلہ پر کمر باندھے ہوئے ہیں۔ رامپور ہندوستان کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس لئے جتنا دل چاہتا ہے اتنی مدد ہم نہیں کر سکتے۔ پھر بھی ہمیں بھرپور امداد کرنا چاہئیے سب سے ضروری کام یہ ہے کہ ہم اپنی فرسٹ انفنٹری کو جوانوں کی ضروری کمک بھیجتے رہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ رامپور کے نوجوانوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی ہے اور اس وجہ سے باہر کے بہت سے لوگوں کو رامپور کی فوج میں بھرتی کرنا پڑا ہے۔ مجھے اس کا بہت افسوس ہے اور یقیناً آپ سب کو بھی ہوگا افریقہ میں جو فوج لڑ رہی ہے وہ فرسٹ رامپور رضا انفنٹری کہلاتی ہے۔ رامپور میں کوئی شخص اس بات کو گوارا نہیں کرے گا کہ اس میں رامپور کے آدمیوں کی کمی ہو جائے۔ تاریخوں میں رامپور کی بہادری اور دلیری کا نام ہے۔ ہمارے باپ دادا ہمیشہ ایسے نازک موقعوں پر سینہ تان کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ انہیں کا خون آج تک ہماری رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ ہمیں اپنے بزرگوں کے نام پر فخر ہے اور مجھے اُمید ہے کہ ہمارے نوجوان اس نام کو برقرار رکھیں گے۔ غالباً رامپور کے نوجوان بھرتی سے اس لئے ہچکچاتے ہیں کہ انہیں خطرہ اور ضرورت کا پورا حال معلوم نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر شخص یہاں سے واپس جا کر لوگوں کو بتائے کہ تمہارا نواب رامپور کی فوج کے لئے خود رامپور کے رنگروٹ اور لڑائی جیتنے کے لئے تن من دھن کی مدد چاہتا ہے آپ نوجوانوں سے کہہ دیں کہ میں نے حال میں حکم دے دیا ہے کہ فرسٹ انفنٹری کی ٹریننگ کمپنی کے رنگروٹوں کو انگریزی فوج کے رنگروٹوں کی برابر تنخواہ اور الاؤنس دیا جائے۔ فوج کی ملازمت میں ہمارے نوجوانوں کے لئے اونچی شان کے لائق ترقی کا موقعہ ہے۔

مجھے بھروسہ ہے کہ رامپور کے بہت سے نوجوان فوج میں بھرتی ہو کر اپنے باپ دادا کا نام روشن کریں گے آپ میں سے جو لوگ فوج میں بھرتی ہونے کے قابل نہ ہوں انہیں شہر اور دیہات کی حفاظت کرنے والی جماعت میں نام لکھانا چاہیے۔ یہ جماعت ایک افسر کے ماتحت قایم ہونے والی ہے جس کو میں نے چند دن ہوئے مقرر کر دیا ہے جو کچھ پیش آنے ہیں اس کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ اگرچہ خطرہ ابھی دور ہے لیکن ہمیں دل میں ٹھان لینا چاہیے کہ ہم کسی خطرے میں اچانک نہ پھنسیں گے اور بے خبری سے کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہوں گے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ سب نے بجا ارادہ کر لیا ہوگا کہ اپنے گھربار کا ایسا انتظام کریں گے کہ خطرہ کے قریب آجانے پر بھی رامپور ٹھوس اور مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قایم رہے۔ ہر حالت میں ہمیں اپنے گھروں کی حفاظت کرنا چاہئیے اور اپنے بھائی بندوں کو اس قابل بنانا چاہئیے کہ وہ آنے والی دشواریوں کا پورا مقابلہ کر سکیں۔ خدا ہماری کوششوں میں برکت دے اور ہمارے دل کی مراد پوری کرے۔

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ

آرڈر نمبر ۲۹۲ — مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۲۲ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ء میں عالی مرتبت صاحب منسٹر بہادر انچارج صیغہ پولیس کی تجویز بدیں خلاصہ پیش ہوئی کہ بسلسلہ اصلاح شعبہ پراسیکیوٹنگ، مسٹر کرشن سروپ ماتھر کا تقرر چیف پراسیکیوٹنگ انسپکٹر کی جدید آسامی پر بمشاہرہ ایک سو پچاس روپیہ ماہانہ برائے ایک سال از تاریخ چارج یکم جنوری ۱۹۲۱ء بحکم اجلاس ہمایوں صادرہ ۱۹ر نومبر ۱۹۲۰ء منظور ہوا تھا اور صراحت تھی کہ تا تقرر مسٹر ماتھر منشی مصطفےٰ علیخاں بطور پراسیکیوٹنگ انسپکٹر کام کرتے رہیں گے لیکن انہیں عہدہ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر پر چیف پراسیکیوٹنگ انسپکٹر کے یوم چارج کے ایک سال بعد اسی حالت میں ترقی دیجائے گی جبکہ نامبردہ کے کام کے متعلق اطمینان ہو جائے موجودہ آسامی پراسیکیوٹنگ انسپکٹر اس سلسلہ میں ایک سال تک خالی رہیگی۔ اور از تاریخ واپسی سب انسپکٹر زیر ٹریننگ مراد آباد تا ترقی منشی مصطفےٰ علیخاں بعہدہ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر ایک عارضی آسامی پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر کی منظور فرمائی گئی تھی

۲۔ چونکہ ایک سال کی مدت میں اصلاح شعبہ کا کام مکمل نہیں ہوا ہے اور ابھی ایک سال کے لئے مزید مسٹر کرشن سروپ ماتھر کے رہنے کی ضرورت ہے۔ لہذا تجاویز ذیل قابل صدور منظوری ہیں۔

۱۔ مسٹر کرشن سروپ ماتھر بشرائط سابقہ برائے ایک سال مزید از یکم جنوری ۱۹۲۲ء بعہدہ چیف پراسیکیوٹنگ انسپکٹر بدستور کام کریں۔

۲۔ منشی مصطفےٰ علیخاں کورٹ سب انسپکٹر کو یکم جنوری ۱۹۲۲ء سے بعہدہ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر انتہائی عارضی برائے دو سال بمشاہرہ ایک سو بیس روپیہ ماہانہ ترقی دیجائے۔ کورٹ سب انسپکٹری منشی رائے بہادر و ہری پرشاد کورٹ میں بدستور رہیں گے۔

۳۔ کورٹ سب انسپکٹری کی جدید قائم شدہ آسامی تخفیف کیجائے۔

۴۔ اس انتظام سے مصارف صیغہ میں کوئی زیادتی نہیں ہوتی بلکہ فی الحقیقت ایک سو تیس روپیہ ماہانہ کی بچت نتیجہ میں رہتی ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مصارف بموجب اسکیم منظورشدہ		مصارف بموجب تجویز صدر بالا	
۱۔ چیف پراسیکیوٹنگ انسپکٹر ایک	[illegible]	۱۔ انسپکٹر ... ایک	[illegible]
۲۔ انسپکٹر حلقہ ایک	[illegible]	۲۔ انسپکٹر حلقہ ایک	[illegible]
۳۔ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر ایک	[illegible]	۳۔ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر ایک	[illegible]
۴۔ ایک کورٹ سب انسپکٹر	[illegible]	۴۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر	[illegible]
کل میزان	[illegible]	کل میزان	[illegible]

نوٹ:- دوسرا الاؤنس کورٹ سب انسپکٹری پندرہ روپیہ ماہانہ اسوقت جاری ہوگا جبکہ چیف پراسیکیوٹنگ انسپکٹر مشاہرہ دار ایک سو پچاس روپیہ کا عہدہ تخفیف ہوگا۔ اور ایک سو پینتیس روپیہ کی بچت ہوگی۔

مندرجہ بالا انتظام کے نتیجہ میں سررشتہ کورٹ کا اسٹاف بعد منظوری حسب ذیل ہوگا۔

موجودہ اسٹاف	اسٹاف بعد منظوری تجویز ہٰذا
۱۔ چیف پراسیکیوٹنگ انسپکٹر یک	۱۔ چیف پراسیکیوٹنگ انسپکٹر یک
۲۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر ۱ یک	۲۔ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر یک
۳۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر ۲ یک	۳۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر یک
۴۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر ۳ یک	
۴۔ اسامی	۳۔ اسامی

تجویز مذکورہ سے صیغہ فائنانس کو اتفاق ہے۔

طے پایا کہ:-

حسب تجویز انتظامات معروضہ آئیٹم ۲ تجویز مندرجہ بالا کی منظوری از یکم جنوری ۱۹۴۲ء دیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ اور درج گزٹ ہو۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل